سلام

نمازیں ڈھونڈتی ہیں سجدۂ سرور نہیں ملتا

جہاں رضوان بنے درزی ایسا گھر نہیں ملتا مسکن وہ فاطمہ کا ویسا در نہیں ملتا

قربانیاں بہت ہیں راہِ خدا میں لیکن کربل کے شہیدوں سے کوئی بہتر نہیں ملتا

تیرِ ستم گلے پر اور چہرے پہ مسکراہٹ غازی ہمیں جہاں میں مثلِ اصغر نہیں ملتا

خنجر تلے وہ سجدہ جو مولا نے کیا تھا نمازیں ڈھونڈتی ہیں سجدۂ سرور نہیں ملتا

حاکم زمانے میں یوں تو بہت گذرے دنیا میں ہم کو دوسرا حیدر نہیں ملتا

بازو بھی کٹے پر نہ چھٹی مشکِ سکینہ کوئی دوسرا ہم کو عباسِ غضنفر نہیں ملتا

وہ کشتیِ نجات ہے اور نورِ ہدایت بھی شبیر سا ہم کو کوئی رہبر نہیں ملتا

بازوئے حسین ابنِ علی سقائے کربلا عباس سا شہ کو کوئی برادر نہیں ملتا

ذلت کا تاج خطبے سے حاکم کو پہنایا زینب کے جیسا ہم کو سخن ور نہیں ملتا

کونین کا امام ہے طوقِ جفا گلے میں کوئی سجاد کے جیسا ہمیں صابر نہیں ملتا

ہم شکلِ پیمبر بھی اور شوقِ شہادت بھی دنیا میں ہم کو دوسرا اکبر نہیں ملتا

سابقؔ نہیں قلم میں لکھنے کی اب طاقت زنداں میں سکینہ سا کوئی مضطر نہیں ملتا

حسن اختر سابقؔ
عالمی طرحی مسالمہ اُردو فاونڈیشن

۲۴ ستمبر ۲۰۲۲ء